اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی

الحمد للہ کہ یہ رسالہ مفیدہ عجیبہ در تحقیق و اثبات معنی ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تحذیر الناس

از افاضات مبارکہ

حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا

محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز بانی دار العلوم دیوبند

مع توضیح المطالب

بعد نظر ثانی و تصحیح اغلاط وغیرہ

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند نے

اپنے

کتبخانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

اس تناسب کی تصحیح کیلئے کافی ہے، واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ جب ان اوہام کی مدافعت سے فراغت پائی تو مناسب
یوں ہے کہ پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کیجئے، ناظران اوراق جب یہ بات سمجھ گئے ہیں کہ تشبیہ متضمن آیت
اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ تشبیہ نسبت ہے تشبیہ مفرد نہیں جو تساوی
مقادیر اجرام وما فیہا لازم آئے تو یہ بات بھی سمجھ میں آگئی ہوگی کہ اگر بطور تشبیہ یوں کہا جائے کہ فرد اکمل
فلک ہفتم کو افراد باقیہ فلک ہفتم کے ساتھ وہ نسبت ہے جو فرد اکمل فلک ششم کو اسکے افراد باقیہ کیساتھ یا فرد اکمل زمین
ہذا یعنی خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو فرد اکمل زمین دوم سے اسی طرح تشبیہ دیں اور مراد یہ ہو کہ آپکو حضرت آدم
حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے ساتھ مثلاً وہ نسبت ہے جو فرد اکمل زمین
دوم کو حضرت آدم وغیرہم علیہم السلام کے مقابل کے افراد زمین دوم کیساتھ ہے، اور اسی طرح اور افلاک اور اراضی باقیہ
میں سمجھ لو تو محبان نبوی جو فہم خداداد بھی رکھتے ہیں تامل تو کیا ہوگا برضا و رغبت اس مضمون کو قبول کرینگے کیونکہ
قطع نظر اشارہ حسن انتظام خداوندی اور دلالت آیت اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ الخ اس صورت میں
عظمت شان نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کس قدر ہے، اگر ہفت زمین کو بطور مذکور بہ ترتیب فوق و تحت نہ مانئے تو پھر
عظمت شان محمدی بہ نسبت اس قدر عظمت کے جو بصورت تسلیم اراضی ہفتگانہ بطور مذکور لازم آتی ہے چھ گنی کم
ہو جائیگی ظاہر ہے کہ بادشاہ ہفت اقلیم کو اگر کوئی نادان فقط اسی اقلیم کا بادشاہ سمجھے جس میں وہ رونق افروز
ہے تو یوں کہو اسکی عظمت کے چھ حصے گھٹا دیئے فقط ایک ہی پر قناعت کی غرض خاتم ہونا ایک امر اضافی
ہے بے مضاف الیہ متحقق نہیں ہو سکتا سو جس قدر اسکے مضاف الیہ ہونگے اسی قدر خاتمیت کی افزائش
ہوگی جیسے بادشاہت ایک امر اضافی ہے محکوموں اور رعیت کی افزائش پر اسکی ترقی اور عظمت
موقوف ہے مگر اگر کوئی نادان آجکل کے نوابوں کو دیکھ کر دھوکا کھائے اور کہے کہ جیسے آجکل کے نواب بلکہ
نواب ہیں ایسے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت اور انبیاء کی محتاج نہیں جو اسکی ترقی اور افزائش
کیلئے نیچوں کی کثرت کی ضرورت ہو بالجملہ کوئی نادان یا کوئی منافق رہی بات تو کسی تسلیم میں تامل ہو تو عقل اہل فہم
اور اہل محبت کو تو تامل نہیں ہو سکتا۔ ہاں بوجہ عدم ثبوت قطعی نہ کسی کو تکلیف عقیدہ دے سکتے ہیں نہ
کسی کو بوجہ انکار کافر کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس قسم کے استنباط امت کے حق میں مفید یقین نہیں ہو سکتے
احتمال خطا باقی رہتا ہے البتہ تصریحات قطعی الثبوت ہوں تو پھر تکلیف کو روا اور تکفیر منکر دونوں بجا
سو یہاں ایسی تصریحات درجہ قطعیت کو نہیں پہنچی یعنی نہ کلام اللہ میں ایسی تصریح ہے نہ کسی حدیث
متواتر میں، البتہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی سے ایک اثر منقول ہے جو درجہ تواتر میں نہیں پہنچا، نہ
اسکے مضمون پر اجماع منعقد ہوا۔ اسلئے تکلیف اعتقاد اور تکفیر منکران تو مناسب نہیں پر ایسے آثار کا